قومی بھارت

ساہتیہ اکادمی نے ٹیگور کے یوم پیدائش پر ساہتیہ منچ پروگرام کا انعقاد کیا

نئی دہلی (قومی بھارت) رابندر ناتھ ٹیگور کے یوم پیدائش کے موقع پر ساہتیہ اکادمی کی جانب سے ساہتیہ منچ پروگرام میں رابندر ناتھ ٹیگور کی فطرت اور ماحول پر ایک مباحثے کا اہتمام کیا گیا۔ پروگرام کی صدارت معروف انگریزی مصنفہ مالاشری لال نے کی اور رادھا چکرورتی، ریتو سوم اور ریکھا سیٹھی نے اپنے مضامین پیش کیے۔ اپنے صدارتی خطاب میں مالاشری لال نے کہا کہ رابندر ناتھ ٹیگور نے ہمیشہ اپنی یوم پیدائش پر ایک نظم لکھی۔ فطرت اور موسیقی کا ان کی زندگی پر گہرا اثر تھا۔ اس محبت کی وجہ سے انہوں نے شانتی نکیتن کی شکل میں فطرت کے درمیان مطالعہ اور پڑھانے کا ایک انوکھا عزم کیا۔ اس نے اپنی کہانیوں میں فطرت کی تفصیل پر بھی بات کی۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ رابندر ناتھ ٹیگور کی تحریروں کا تمام ہندوستانی اور غیر ملکی زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے اور آج جب فطرت اپنی انتہائی قابل رحم حالت میں ہے، فطرت اور ماحول کے تئیں ان کی وابستگی ہمیں نئے متبادل اختیار کرنے کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ رادھا چکرورتی نے گیتانجلی کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ وہ اپنے گانوں میں انسانی زندگی اور کائنات کے ساتھ اس کے یکجہتی تعلق کو ایک دوسرے کا تکمیلی مانتے ہیں اور ہمیں مٹی، پانی وغیرہ جیسے کیڑوں سے سیکھنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ وہ فطرت کے تئیں انسان کی ذمہ داری کو بھی اجاگر کرتی ہیں۔ وشو بھارتی کا تہواروں کی قدیم روایات سے موازنہ کرتے ہوئے، انہوں نے شانتی وَن میں فطرت سے متعلق تہوار منانا شروع کیا۔ وہ انسانی سرمایہ داری اور صارفی رویے کو تہذیب کے خلاف سمجھتے تھے۔ ریچھ میں بھی انہوں نے بڑے دیوں کی مخالفت کی۔ فطرت کے بارے میں انہوں نے جو خیالات کا اظہار کیا تھا وہ آج بھی موزوں ہیں۔ ٹیگور کے گانوں میں فطرت کی تصویر کشی پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے ریتو سوم نے کہا کہ ان کے 283 گانوں میں فطرت کو بیان کیا گیا ہے۔ شانتی نکیتن میں بھی انہوں نے موسموں کی تبدیلی کی بنیاد پر شرد اُتسو، ہیمنت اُتسو، بسنت اُتسو اور ساون اُتسو منانے کی روایت شروع کی۔ وشو کرما دِوسے پر مقامی قبائلیوں کے ذریعہ تیار کردہ مصنوعات کی خریداری کی کوشش بھی فطرت کے ساتھ پائیدار متوازن تعلق کو برقرار رکھنے کا ایک طریقہ تھا۔ آخر میں انہوں نے گیتانجلی کا گایا ہوا ایک گانا ویڈیو کے ذریعے سب کے لیے پیش کیا۔ ریکھا سیٹھی نے اپنے وسیع ادب کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ قومی ترانے میں بھی وہ ہندوستان کو صرف فطرت، پہاڑوں، دریاؤں اور سمندروں سے مکمل مانتی ہیں۔ ان کی یہ جامع نظر ان کے پورے ادب میں دیکھی جا سکتی ہے۔ جہاں مغرب فطرت پر کنٹرول چاہتا ہے، ہندوستانی ثقافت فطرت کے تئیں عقیدت کی خواہش رکھتی ہے۔ ان کی بہت سی نظموں میں فطرت کو صبح، شام، رات اور آسمان وغیرہ کے عنوانات سے بیان کیا گیا ہے۔ فطرت کو نہ صرف ان کی تحریروں میں بلکہ ان کی موسیقی اور پینٹنگز میں بھی کثرت سے دیکھا جا سکتا ہے۔ کہانی بولائی کی مثال دیتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ جب ایک درخت کٹ جاتا ہے تو بچہ سب سے زیادہ دکھی ہوتا ہے۔ وہ فطرت کو نہ صرف انسانی محبت بلکہ روحانیت کا راستہ سمجھتے ہیں۔ شکر کا خیال ہے کہ ہندوستان کا ثقافتی نظام بھی ہمارے اس ماحولیاتی نظام سے چلتا ہے۔ پروگرام کے آغاز میں خطبہ استقبالیہ دیتے ہوئے ساہتیہ اکادمی کے سکریٹری کے سرینواس راؤ نے کہا کہ 20ویں صدی کی ایک عظیم شخصیت کے طور پر رابندر ناتھ ٹیگور نے اپنی تحریروں میں فطرت اور ماحول کے درمیان جو رشتہ محسوس کیا وہ آج بھی متعلق ہے۔ اس نے اپنے فن کے تمام ذرائع میں فطرت کو بڑے پیمانے پر سمجھا اور اس کی عکاسی کی۔ پروگرام کی نظامت ساہتیہ اکادمی کے ڈپٹی سکریٹری دیویندر کمار دیوش نے کی۔